قسط نمبر-11 (آخری)

جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی تاریخ کے آئینے میں

1995ء ...... تا 1998ء

عبدالرحیم روزی

انتظامیہ کا انتخاب:

28-9-1995 جمعیت اہل حدیث بلتستان کے دستور کے مطابق انتظامی عہدیداران کا دوبارہ انتخاب ہوا اور درج ذیل حضرات جمعیت اہل حدیث کے اگلے پانچ برسوں کے لئے منتخب کئے گئے:

1-	الشیخ عبدالواحد عبداللہ	ناظم اعلی	2-	الشیخ محمد حسن اثری	نائب ناظم اعلی
3-	الشیخ عبدالوہاب حنیف	رئیس مجلس العمل	4-	الشیخ محمد ابراہیم محمد علی	نائب رئیس مجلس
5-	الشیخ عبدالرحمان حنیف	امیر جمعیت	6-	الشیخ محمد ابراہیم خان	نائب امیر
7-	الشیخ عبدالرشید صدیقی	مدیر التعلیم	8-	الشیخ ثناءاللہ عبدالرحیم	نائب مدیر التعلیم
9-	الشیخ ثناءاللہ سالک	مدیر مالیات	10-	الشیخ محمد شریف	مدیر علاقات عامہ
11-	الشیخ بلال احمد	چیئرمین دارالقضاء والافتاء	12-	الشیخ عبدالسلام بلغاری	چیئرمین احتسابی کمیٹی

بعض اہم شخصیات اللہ تعالی کے جوار رحمت میں

مولانا محمد انور بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ ٦ جولائی ١٩٩٦ کو سائیکل ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوئے۔ علاج کی غرض سے کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد میں داخل کیا گیا، مگر آپ کے دن گنے جاچکے تھے۔ ﴿ **وما تدری نفس بأی ارض تموت** ﴾ کے الہی فیصلے کے مطابق ٢٣ جولائی ١٩٩٦ء کو آپ کی روح قفص عنصری سے پرواز کرگئی، پھر آپ غواڑی لائے گئے۔ اور قبرستان شق تھنگ نزد محلہ ژھین میں ہزاروں عقیدت مندوں اور پسماندگان کے سامنے مدفون ہوئے۔

جناب مرحوم مدینہ یونیورسٹی کے فارغ اور جامعہ دارالعلوم کے ایک ممتاز مدرس، امتحانات کے مدیر اور خاموش خادم دین تھے۔ عجز وانکساری، تواضع اور فروتنی آپ کی ممتاز صفات تھیں۔ ملنسار طبیعت کی مجسم یہ ہستی آج بھی دلوں میں زندہ جاوید ہے۔ ذکر الہی اور تسبیح وتحمید سے زندگی میں بڑا شغف ہونے کی وجہ سے بے ہوشی کے عالم میں بھی بے ساختہ زبان پر

جاری رہے۔ یہ ایمانی واقعہ آپ کے ساتھ اسلام آباد جانے والے ساتھی مولانا عبد الباقی خان صاحب نے بعد میں سنایا۔

﴿ألا بذکر اللہ تطمئن القلوب﴾

24-7-96 **مولانا احمد سعید صاحب** چھ برس تک فالج کی بیماری میں علیل رہنے کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مولانا موصوف مدرسہ نذیریہ دہلی کا چشم و چراغ تھا۔ قحط الرجال کے دور میں دارالعلوم کا ایک وفادار مدرس اور خادم دین تھا۔ کچھ عرصہ مفتی عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد منصب قضاء وافتاء پر فائز رہے۔ فالج کا مرض لاحق ہونے تک جامع مسجد یول غواڑی میں حکمت و دانائی سے بھرا خطبہ دیتے رہے۔ آپ کی زبان نہایت شستہ تھی اور خطبہ زریں اقوال کا مرقع ہوتا۔ معاشرتی مسائل موضوع سخن ہوتا اور سوشلزم وکمیونزم نظاموں کا ذکر کرکے خوب تردید کرتے آپ کی طبعیت قدرے نازک تھی، مگر باتیں بڑی ظریفانہ ہوتیں۔ آپ کی شگفتہ باتیں آج بھی دلوں میں گدگدی پیدا کرتی ہیں۔

آئے عشاق، گئے وعدۂ فردا لے کر ‏ ‏ ‏ اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

تعداد طلباء واساتذہ

۱۹۹۷ء کے اعداد وشمار کے مطابق جامعہ دارالعلوم اوراس کے برانچ مدارس میں طلباء وطالبات، اساتذہ ومعلمات کی تعداد اس طرح تھی:

القسم	اساتذہ	معلمات	طلباء	طالبات
قسم البنین	052	000	223	--
قسم البنات	--	025	--	419
برانچ مدارس	140	069	1843	2315
میزان	**192**	**94**	**2069**	**2734**

تعلیمی سرگرمیاں:

مسلک اہل الحدیث کوئی جامد اور دنیاوی ترقی وتعمیر کا مخالف مسلک نہیں، بلکہ مسلمانوں کے عروج، وطن عزیز اور علاقے کی ترقی وتعمیر میں فی زمانہ ممتاز کردار ادا کرتا رہا ہے۔

دراصل دنیا کے بارے میں دو طبقے ہمیشہ افراد وتفریط کا شکار رہے ہیں۔ ایک نے دنیا میں رونما ہونے والے مظالم

اور عام لوگوں کا پورا جھکاؤ دنیا کی طرف دیکھ کر ردعمل کے طور پر دنیوی مال ومنال اور اس کی آسائشوں، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے خلاف ایک تحریک چلائی، اور ان افکار ومذاہب کے بانیوں کا سارا زور ترک دنیا اور عبادت وریاضت میں سخت کوشی پر رہا۔ رہبانیت، قلندری اور بدھ مت کے نظریات اس کی نمایاں مثالیں ہیں۔

اس طبقۂ فکر کے بالکل مقابل میں دوسرے طبقے نے دنیاوی زندگی کو مکمل مطمحِ نظر اور نصب العین بنا کر زہد وتزکیہ نفس کا مذاق اڑایا اور آخرت کو ایک واہمہ قرار دیا۔ کمیونزم، سوشلزم اور رأسمالیت، اشتراکیت، اشتمالیت اور سرمایہ دارانہ نظام اس نظریے کے واضح ترجمان ہیں۔

ان کے برعکس اسلام نے انسانیت کو ایک بہترین معتدل نظام دے کر اپنے پیروکاروں پر زور ڈالا ہے کہ دنیا میں رہنے کے ناتے اور دیگر عالمی برادری کے ساتھ زندگی گزارنے کے حوالے سے دنیا کو بالکل نظر انداز بھی مت کرو۔ بلکہ بہترین صلاحیتیں صرف کر کے سائنس وٹیکنالوجی میں اقوام عالم سے آگے بڑھنے کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ صرف اسی دنیا کے بندے ہوکر بوالہوس اور ابن الوقت بھی مت بنو، بلکہ اس کائنات کو تسخیر کر کے اسلام اور قوم کی ترقی وتمدن کا ذریعہ بناؤ۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ دنیا آخرت کو سنبھالنے کا ایک زینہ ہے۔ ارشاد نبوی ہے {الدنیا مزرعة الآخرة} اگر کوئی اسے اخروی کامیابی کا ذریعہ بنا کر شرعی حدود کے اندر رہ کر دنیا سے فائدہ اٹھائے تو اسلام کی نظر میں وہ بہترین انسان ہے۔ {خیر الناس من ینفع الناس}

قرآن وسنت، علمائے اسلام، اور مفکرین کی تعلیمات میں ہمیں یہی درس ملتا ہے۔ چنانچہ انہی زمینی حقائق کے پیش نظر جامعہ دارالعلوم کے نصاب میں دینی وعصری علوم کا بہترین امتزاج رکھا گیا ہے۔ ۱۹۹۶ء میں انقلاب زمانہ کے شدید تقاضوں کے پیش نظر ''الأثر پبلک سکول'' کے نام سے غواڑی میں انگلش میڈیم طریقہ تدریس کا سلسلہ قائم کیا گیا۔ جس کی کامیابی نے دیگر علاقوں میں بھی اس کی برانچوں کے لئے راہ ہموار کر دیا۔

حج پروگرام

جامعہ دارالعلوم کے مدرسین اور جماعت کے نادار افراد کے لئے حج پروگرام کا سلسلہ قائم ہوا، چنانچہ ۱۹۹۷ء میں جناب حافظ وقاری عبدالرحمان، مولانا ایوب غلام اور مولانا عبدالحکیم عامر صاحبان اس پروگرام کے تحت حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے۔

صندوق الطالب

1996ء میں صندوق طالب علم کے نام سے ایک شعبہ کھولا گیا، جس کا مقصد جامعہ دارالعلوم میں پڑھنے والے نادار اور گورنمنٹ کالجز میں پڑھنے والے ہوشیار و ذہین طلباء کی معاونت تھا۔ اس شعبے کا سربراہ جمعیت اہلحدیث بلتستان کا ناظم اعلی الشیخ عبدالواحد عبداللہ صاحب اور سیکریٹری الشیخ ابوعمر یوسف سالک صاحب ہیں۔

تعمیرات

1997- سال ہذا میں منجر غواڑی شیخ یوسف ابراہیم الہاجری اور عبداللہ ربیعہ کی تجارتی کمیٹی کے تعاون سے تعمیر شدہ کمپلیکس کی پہلی منزل بنام کلیۃ الحدیث الشریف والدراسات الاسلامیۃ پروگرام نمبر ۱۱۴/ ۹۷ تیار ہوئی۔ الحمد للہ آج طلباء کا سیکشن وہیں موجود ہے۔ اور پرانے جامعہ واقع محلّہ گھربی کھور میں محسوس کی جانے والی تنگ دامنی کی شکایت یہاں پہنچ کر دور ہوگئی۔

زائرین اوران کے تاثرات

سابقہ سالوں کی طرح 97-1995ء میں بھی بہت سے معزز مہمانوں کا یہاں ورود مسعود ہوا۔ جنہوں نے جامعہ دارالعلوم کے چشم کشا اعمال ونشاطات کا مشاہدہ کیا۔ ان معزز مہمانوں نے اپنے ضمیر کی جو ترجمانی کی، وہ انکے اپنے قلم کی زبانی میں یوں ہے:

1995ء لقد وفقني الله لزيارة منطقة بلتستان مدينة غواری لزيارة دارالعلوم، وزرنا مركز دارالعلوم وتجولنا فيه ورأيت ما أعجبني من نظام وجهود مبذولة كما رأيت المدارس المنتشرة والمساجد التي عمروها.

وكانت لهم جهود طيبة كما أنهم حقا يستحقون البذل والمساعدة لكي يستمروا في هذه الجهود خصوصا موقعهم بعيد وبين الجبال وعلى حدود الصين والكشمير. (ملخص)

الدكتور سليمان الصقرى

استاذ مساعد بفرع جامعة الامام محمد بن سعود بالقصيم

ومشرف هيئة الاغاثة بالقصيم.

A.H 25/1/1415 لقد يسر الله لنا زيارة منطقة بلتستان و قد سرنی جهود جمعية اهل الحديث بتستان وما تقوم به من نشاطات ملموسة ومتواصلة لنشر العقيدة الصحيحة فی المنطقة وهی بحاجة ماسة الي جهود متضافرة ومتكاثفة من جميع المسلمين حيث أنها تقع فی منطقة استراتيجية. وانی أوصی جميع الاخوة القائمين علی هذه الجمعية بتقوی الله تعالی واخلاص النية له وابتغاء مرضاته والحرص علی جمع الكلمة فی المنطقة وعدم التفرق، والتعاون علی البر والتقوی.

عبد الرحمن بن عبد الله السعيدی

مدير مكتب الدعوة فی اسلام آباد باكستان

2/10/1415ھ بمطابق 1995

لقد اثلج صدری أن هناك رجالا بذلوا الغالی والرخيص فی نشر الدعوة الاسلامية فی جبال الهملايا التی تكون شبه مقطوعة عن العالم وتطوراته الحديثة، واجهوا الصعاب والابتلاء فجزاهم الله علیٰ ما بذلوا واستمروا فی نشر رسالة محمد صلی الله عليه وسلم حتی يحققوا ما عاهدوا الله عليه.

مندوب هيئة الاغاثة الاسلامية العالمية

6/11/1415 ھ بمطابق 1995ء فقد قمنا بزيارة جامعة دارالعلوم بلتستان وقمنا بجولة علی بعض المشاريع التی يقوم بها المركز، و زرنا بعض المنشآت التعليمية التابعة لها والمنتشرة عبر مختلف قری بلتستان.

وقد سرنا وأثلج صدورنا ما يقوم به الإخوة من نشاط دعوی مبارك، ونوجههم بتقوی الله وأن يجعلوا عملهم خالصا لوجهه الكريم .

محمد فهد التويجری

رئيس لجنة شبه القارة

فی مؤسسة الحرمين الخيرية

18/6/1995 لقد يسر الله لی زيارة جامعة دارالعلوم بلتستان غواری والمدارس التابعة لها، ورأيت وشاهدت نشاطاتهم فی المنطقة ، وظهر لی أنهم مجتهدون فی جميع أعمالهم ونشاطاتهم، كما اتضح لی أنهم بحاجة ماسة الی بناء مبان جديدة حيث أن المبنی الحالی لا يتسع للطلاب ، فنأمل من جميع اهل الخير والاحسان مساعدتهم فی توسعة هذا المشروع وتطويره والله تعالی يجازی المحسنين عن احسانهم وهو الموفق لكل مايحبه ويرضاه انه سميع مجيب.

صلاح العثمان

سفير دولة الكويت فی باكستان

27/7/1996 غائبانہ تو کافی عرصے سے سن رہے تھے کہ بلتستان کی جماعت الحمدللہ کافی عرصے سے دین کی خدمت میں مصروف ہے۔لیکن پہلی بار دیکھا کہ انتظامیہ جس خلوص ،لگن، محنت شاقہ اورتندہی سے کام کررہی ہے بلا مبالغہ دین حنیف کی نشر واشاعت میں ان کا طرز عمل پوری جماعت کے لئے مشعل راہ ہے۔

پروفیسر میاں عبد المجید

خطیب جامع مسجد التوحید اہلحدیث گلگشت ملتان

(بمع عهديداران و انتظاميه مسجد هذا)

22/6/97 مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی چوٹی کے رہنما: امیر جمعیت پروفیسر ساجد میر، معاون ناظم اعلیٰ مولانا شمساداحمد سلفی، پروفیسر عبدالغفور راشد اور شیخ محمد اسحاق گولڑوی تشریف لائے اور جامعہ دارالعلوم میں خطاب فرمایا۔اور المرکز الاسلامی سکردو میں جناب پروفیسر ساجد میر صاحب نے خطاب فرمایا، جس میں جناب .A.C صاحب ضلع سکردو، جناب S.P صاحب ودیگر انتظامی آفیسران اور معززین شہر نے شرکت فرمائی۔اس وفد نے ایک ہفتہ بلتستان میں قیام کیا۔

2/10/97 عزت مآب یوسف بن ابراہیم الہاجری اور شیخ سالم بن عبداللطیف المطوع (کویت سٹی) تشریف لائے۔جامعہ دارالعلوم بلتستان اور المرکز الاسلامی سکردو کا مشاہدہ کیا۔جناب ہاجری صاحب نے کلیۃ الحدیث کی عمارت کا بھی معاینہ کیا، جو آپ کے اخراجات پر تیار ہوئی ہے۔توحید آباد اور گلشن آباد زرعی فارم بھی دیکھا اور ڈیری فارم کی منظوری دی۔برانچ مدارس بھی دیکھ لئے۔اور الاثر پبلک سکول غواڑی کی عمارت کے لئے فنڈ فراہم کیا۔

14/6/97 مولانا عبدالسلام بھٹوی صاحب شیخ الحدیث ''المعھد العالی مریدکے'' تشریف لائے۔ان

کے اعزاز میں جامعہ دارالعلوم میں ایک پر رونق جلسہ منعقد ہوا، جس میں جناب مولانا مدظلہ نے جہاد کشمیر کے پس منظر میں ایک مدلل محاضرہ دیا۔ بعد میں حضرات اساتذہ کے ساتھ بعض اہم فقہی مسائل پر سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ آپ کی تشریف آوری ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔

صحافتی میدان میں جمعیۃ اہل حدیث بلتستان کا پہلا اقدام

جمعیت اہل حدیث بلتستان کے علماء، دانشوروں اور طلباء کی یہ دیرینہ آرزو دلوں میں مچلتی چلی آرہی تھی کہ علم وہنر کی نشرواشاعت کے اس دور میں بلتستان کی پر پیچ وادیوں، اٹھکیلیاں کھیلتی دریاؤں، فلک بوس پہاڑوں اور دلوں کو لبھاتی ہوئی مگر ٹھٹھرتی سرزمین **"بلتستان"** سے مسلک اہل حدیث کی صاف وشفاف دعوت کا آئینہ دار کوئی مجلّہ صادر ہو، جو کتاب وسنت کی عکاسی کرتے ہوئے ارباب قلم اور تشنگان ثقافت کی تشنگی بجھا سکے۔ آخر اللہ تعالی نے ہماری یہ صدا سن ہی لی اور سینکڑوں دلوں کی یہ ارمان اس طرح پوری ہوئی کہ 26/10/1997 کو مجلس شوریٰ جمعیت اہل حدیث بلتستان نے جامعہ دارالعلوم بلتستان سے مجلّہ کے اجراء کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے ایک ششماہی مجلّے کی منظوری دی۔ اور اس کے امور چلانے کے لئے ایک مجلس ادارت تشکیل دی۔ 27/11/97 کو مجلس ادارت کا اجلاس منعقد ہوا' جس میں دیگر اہم امور نمٹاتے ہوئے مجلّہ کا نام (التراث) رکھا گیا اور مجلس مشاورت بھی تشکیل دی گئی۔

1/4/1998 کتاب وسنت کے وارثین کا ورثہ التراث بڑے آب وتاب کے ساتھ منظر عام پر آیا، اور آج تک یہ مبارک سلسلہ جاری ہے **الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات** ۔

☆ اس کے ساتھ ہی جامعہ دارالعلوم کی تاریخ ''اخبار الجامعہ'' کی شکل میں قرطاسِ اشاعت پر نمودار ہونے لگی۔ لٰہذا التراث کا یہ سلسلہ وار مضمون ''جامعہ دارالعلوم بلتستان غواڑی تاریخ کے آئینے میں'' سلسلہ وار مضمون ''اخبار الجامعہ'' میں ضم ہوا۔

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستاں میں ہمیں بھی یاد کرلینا چمن میں جب بہار آئے

❁❁❁❁❁